قادر مطلق اور متصرف بالا رادہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ رمئی ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

جب سے مجھ پر بار بار گرمی لگ جانے، لو لگنے کے حملے ہوئے اس وقت سے گرمی میری بیماری بن چکی ہے اور بہت تکلیف دیتی ہے۔ اس بیماری میں میں باہر نکل آیا ہوں۔ مختصر سا خطبہ دوں گا۔

ایک مضمون کی تمہید ابھی میں بیان کر رہا ہوں۔ دو تین خطبات میں نے پہلے دیئے ہیں اسی تمہید کے تسلسل میں آج میں بیان کروں گا۔

سورۂ مائدہ کی آیات ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱ ان گیارہ آیات میں ایک بنیادی مضمون بیان ہوا ہے اس مضمون کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور حکومت اللہ کی ہے۔ حکم اسی کا چلتا ہے ساری کائنات میں، کائنات کی ان اشیاء میں بھی جنہیں آزادی نہیں اور جن کی فطرت کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان کیا۔ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (التحریم: ۷) جو حکم ہوتا ہے ویسا کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کا حکم چلتا ہے ان پر بھی جنہیں اللہ تعالیٰ نے خاص دائرہ میں آزادیٔ ضمیر دی ہے۔ بادشاہت اور حکومت اللہ ہی کی ہے۔ حکم اسی کا چلتا ہے اس پر میں خطبہ دے چکا ہوں۔

ان آیات میں اس بنیادی حقیقت کو بیان کرنے کے بعد بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں۔

ان میں سے اس وقت چند باتوں کے متعلق میں کچھ کہوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بیان کیا ہے کہ حکم تو اللہ تعالیٰ ہی کا چلے گا۔ اگر میرے حکم نہ مانو گے تب بھی میرا چلے گا حکم۔ یہاں یہ فرمایا کہ جس حصہ کائنات میں ہم آزادیٔ ضمیر پاتے ہیں وہاں بھی حقیقت یہی ہے کہ نیک و بد کی آزادی تو ہے مگر عذاب و مغفرت کی دو قوسوں نے ان اعمال کو بھی ایک پورے دائرہ کے اندر گھیرا ہوا ہے جس سے ظاہر وعیاں ہے کہ قادر مطلق اور متصرف بالا رادہ اللہ ہی کی ذات ہے اور کوئی شے یا عمل اس کی حکومت سے باہر نہیں یعنی انسان کو آزادی بھی دی نیکی اور بدی کا اختیار بھی دیا، اعمال سوء اور اعمالِ صالحہ کے بجالانے کی قوت اور طاقت بھی دی اور پھر جس طرح کا بھی وہ عمل کرے اس کے اوپر حکم اللہ ہی کا چلے گا۔ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (البقرۃ:۲۶۵)۔

ان آیات میں انسان کو کہا گیا کہ وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ (المائدۃ:۵۰) کہ انسانوں کے درمیان اللہ کی وحی کے مطابق احکام جاری کرو (مخاطب ہیں یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر مخاطب ہیں وہ جو آپ کے نقشِ قدم پر چلنا چاہتے ہیں اور پھر ان کے ذریعے سے ہر انسان کے لئے یہ حکم ہے بنیادی طور پر) کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام انسانی زندگی کے لئے نازل کئے ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو ایک کامل تعلیم انسان کے ہاتھ میں دے دی گئی۔ (بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ) اللہ تعالیٰ نے جو نازل کیا اور جو احکام وحی کے ذریعہ اترے ان کے مطابق تم باہمی تعلقات کو استوار کیا کرو۔ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ اور خدا تعالیٰ کی مرضی کو چھوڑ کر دوسروں کی خواہشات بد کے پیچھے نہ چلا کرو۔

اور پھر یہاں ان آیات میں اشارہ ہے کہ اس بنیادی حکم کے علاوہ جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اس پہ عمل کرو۔ تفصیلاً حکم بتائے ہیں مثلاً انہی آیات میں کہا۔ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (المائدۃ:۴۳)۔ اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر۔ اللہ تعالیٰ یقیناً انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ پر عمل کرنے میں جو چیز روک بنتی ہے، وہ ایک نہیں بہت سی ہیں۔ جن کا ذکر لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ میں ہے ان میں

سے ایک چیز جو روک بنتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت کو چھوڑ کے غیر اللہ کی خشیت دل میں پیدا کرنا ہے یعنی صاحبِ اقتدار سے ڈرنا، صاحبِ دولت کے سامنے جھکنا، صاحب علم سے خوف کھانا کہ یہ پروفیسر لگا ہوا ہے ہمارے ساتھ بے انصافی کرے گا اگر ہم نے اس کی بات نہ مانی اور خدا کی بات مان لی اس کے مقابلے میں۔ بہت ساری چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ (المائدة:۴۵)۔ النَّاسَ کا خوف دل میں پیدا نہ ہو۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے جو کچھ بھی دیا ہے علمی طاقتوں اور استعدادوں میں اس کو بلند بنایا یا صاحبِ دولت اس کو بنادے وہ (یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (البقرة:۲۱۳)) جو الناس ہیں۔ جس طرح، جس رنگ میں، جس حیثیت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے، صاحبِ اقتدار ہیں، کوئی نواب بن بیٹھے ہیں، کوئی رسہ گیر بن بیٹھے ہیں، کوئی چوہدری بن بیٹھے ہیں۔ انسان بعض دفعہ اپنی غفلت کے نتیجہ میں یا اپنی کمزوری کی وجہ سے یا بزدلی کے نتیجہ میں ان سے ڈرنے لگتا ہے اور ان کے خوف سے خدا تعالیٰ کی بات ماننے سے عملاً انکار کر دیتا ہے۔ تو فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ۔ النَّاسَ سے جن کو میں نے پیدا کیا مختلف حیثیتوں میں ان سے مت ڈرو۔ صرف میری خشیت، صرف میری خشیت تمہارے دلوں میں ہونی چاہیئے۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا جو احکام میں نے نازل کئے (اٰیة کا لفظ قرآن کریم میں قرآن کریم کی آیات اور احکام کے متعلق بھی استعمال ہوا ہے) اپنی عظمت اور کبریائی کی معرفت کے حصول کو آسان کرنے کے لئے جو اس کائنات میں میری صفات کے جلوے ظاہر ہوئے (ان جلووں کو بھی قرآن کریم نے آیات کہا) اور تمہیں تنبیہہ کر کے انذاری پیش گوئیاں جو نازل ہوئیں ان کی حقیقی قدر کو پہچانو۔ کہنے والے نے کہہ دیا اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی (النّٰزعٰت:۲۵) کس خدا کی تلاش میں ہو تم۔ سب سے بڑا رب تو میں ہوں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر میری خشیت تمہارے دل میں نہیں ہوگی اور میری بجائے النّاس کی خشیت تمہارے دل میں ہوگی۔ تو تم گھاٹے کے سودے کرنے لگ جاؤ گے۔ میرے ساتھ تجارت کرو گے تو بغیر حساب کے بدلہ دوں گا۔ ان سے تجارت کرو گے تو تمہارا مال بھی لوٹ کے لے جائیں گے۔ جیسا کہ دنیا میں

ہو رہا ہے اور یاد رکھو۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ (المائدة: ۴۵) جو شخص یا جو جماعت یا جو صاحبِ اقتدار اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کو چھوڑ کے کوئی اور حکم جاری کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے خلاف فیصلے کرتا ہے۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (المائدة: ۴۵)۔

ان آیات میں مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ کے چار نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ (تین آیات ہیں)

کفر کے دو معنی ہیں انکار کے اور ناشکری کے تو جو شخص مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اللہ تعالیٰ نے انسان کی بھلائی کے لئے جو کچھ اتارا ہے۔ ان احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ ناشکرا بنتا ہے اور یا وہ خدا تعالیٰ کا منکر بنتا ہے اور قرآن کریم نے ہر دو کے متعلق سزاؤں کا ذکر خود بیان کیا ہے۔ تو یہاں یہ بتایا گیا کہ دیکھو اگر تم خدا تعالیٰ کے احکام کے خلاف اپنی زندگی کے فیصلے کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا تمہارے ساتھ سلوک وہ ہوگا جو قرآن کریم کہتا ہے کہ ایک کافر سے ہوا کرتا ہے۔ تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک وہ ہوگا جو قرآن کریم کہتا ہے کہ ایک ناشکرے کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔

ان آیات میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے بڑے تفصیلی حکم دے دیئے۔ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، زخم کے بدلے اس قسم کی سزا اس کو ہو جائے۔ تفصیلی، معین احکام بیان کر دیئے ہیں۔ معاشرہ کو برائیوں سے بچانے کے لئے اور امن کو قائم کرنے کے لئے مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ (المائدة: ۴۶)۔ پہلے تفصیل بیان کی حکم کی۔ پھر اصول بیان کیا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (المائدة: ۴۶) اُن کی زندگی ویسی بن جائے گی جیسی قرآن کریم کے مطابق ظالموں کی زندگی ہوا کرتی ہے۔ ظلم کے معنے ہیں کہ جس جگہ کوئی چیز ہونی چاہیئے وہاں نہ رکھنا اس کو، جس کا حق ہے وہ لے لینا۔ جو طاقت مثلاً ایٹم میں رکھی انسانیت کی بھلائی کے لئے انسان کی ہلاکت کے لئے اُسے استعمال کرنا۔ تو جب بھی تم احکام الٰہی کو توڑو گے، تمہاری زندگی ظالم اور مظلوم والی زندگی بن جائے

گی۔ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ تو جہاں ظالم ہے وہاں مظلوم بھی تو ہے۔ کسی ظالم نے کسی پہ ظلم بھی کیا ہے نا۔ تمہارا معاشرہ احسان کرنے والے اور شکر گزار بندوں کا نہیں ہوگا بلکہ ایک حصہ ظلم کر رہا ہوگا ایک حصہ ظلم سہہ رہا ہوگا اور ظلم سہنے والا حصہ جب اس کو موقع ملے گا وہ ظالم بن جائے گا اور ایک دوسرا حصہ ظلم سہنے والا بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے متعلق جو سزا قرآن کریم میں بتائی ہے وہ تو بہرحال اس کو ملنی ہے لیکن اس معاشرے میں بھی ایک گند پیدا ہوگا۔

تیسری سزا یہ بتائی کہ مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (المائدة: ۴۸) وہ شخص یا وہ لوگ یا وہ معاشرہ یا وہ سیاسی اقتدار یا وہ اقتصادی ازم (ISM) جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو توڑنے والا ہے۔

فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ چوتھی ان کی صفت ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ وہ فاسق ہیں اور معصیت کے کام کرنے والے ہیں وہ اپنے نیک کاموں سے اپنے نفس پر اسلامی حسن نہیں چڑھانے والے بلکہ گندا معاشرہ پیدا کرنے والے ہیں۔ وہ فسق و فجور میں مبتلا ہونے والے ہیں اور اگر تم خدا تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کر دو گے، انہیں توڑ دو گے، ان پہ عمل نہیں کرو گے تو ایسا معاشرہ پیدا ہو جائے گا جو فاسقوں کا معاشرہ ہے۔ اخلاقی لحاظ سے گراوٹ، بدعہدی، بدنیتی، امانتوں کا خیال نہ رکھنا، لوگوں کے حقوق تلف کرنا، بچیوں کی عصمت کی حفاظت کا خیال نہ رکھنا وغیرہ وغیرہ یہ چیزیں ہمیں ایسے معاشرہ میں آج نظر آتی ہیں۔ یورپ میں جو مہذب دنیا کہلاتی ہے اس میں بھی خدا تعالیٰ کے احکام کو توڑنے کے نتیجہ میں انہوں نے ایک نہایت گندی زندگی کو قبول کیا۔

یہاں یہ جو آیت ہے جس کے آخر میں آیا ہے۔ مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اس سے پہلے ہے تورات وانجیل کا ذکر اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تفسیری نوٹ میں ایک جگہ مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس سے یہ نہیں لینا چاہیئے یعنی غلط ہوگا اگر کوئی یہ استدلال کرے کہ تورات اور انجیل (آج جو بگڑی ہوئی شکل میں ہیں ویسے بھی قرآن کریم کے بعد تو ان کی ضرورت نہیں تھی) کے احکام پر

چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کو حاصل کیا جا سکتا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ ان کتب بنی اسرائیل میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت ہے اور ایک عظیم تعلیم نازل ہونے کی بشارت ہے جو قرآن کریم کی شکل میں نازل ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے گویا یہ فرمایا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ تورات اور انجیل کے تاکیدی حکم پر عمل نہیں کرتے اور احکام الٰہی جو قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں ان کے مطابق حکم اور فیصلہ نہیں کرتے بلکہ احکام قرآنی کو توڑتے ہیں۔ اس طرح تو وہ ہدایت نہیں حاصل کر سکیں گے۔

پس آج کے خطبہ میں (جو ایک تمہید ہے) میں نے بنیادی چیز جو لی وہ یہ ہے کہ اَلْحُكْمُ لِلّٰهِ (المؤمن:۱۳) اس تمہید سے متعلق گیارہ آیات ہیں۔ یہ مضمون شروع یہاں سے ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت اور اس کی حاکمیت جو ہے وہ اس کائنات میں قائم ہے لیکن آج کے خطبہ میں مَیں نے یہ بتایا کہ حکم ہے انسانوں کو کہ احکام الٰہی کے مطابق فیصلے کرو۔ اس کے متعلق میں پہلے بھی بات کر چکا ہوں خطبے میں لیکن آج کے خطبہ میں اس پر اضافہ میں نے یہ کیا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وہی سلوک ہوگا جو قرآن کریم نے تفصیل سے بتایا ہے کہ کافروں کے ساتھ اس کا یہ سلوک ہوتا ہے، ناشکروں کے ساتھ اس کا یہ سلوک ہوتا ہے، ظالموں کے ساتھ اس کا یہ سلوک ہوتا ہے اور فاسقوں کے ساتھ اس کا یہ سلوک ہوتا ہے، حکومت اسی کی ہے۔ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے حکم سے انکار کر کے ایک اچھی گند سے پاک، ایک معصوم، ایک خوشحال، ایک خوش بخت زندگی نہیں گزار سکتا۔ خدا کو ناراض کرنے کے بعد ہلاکت ہے جنت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت کا وارث بنائے اور ہر قسم کی ہلاکتوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵؍نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۳ تا ۵)